مکتوباتِ معصومیہ کا تاریخی اور تحقیقی مطالعہ

محمد فراہیم پیرزادہ*

ABSTRACT:

Hazrat khuwaja Muhammad Masoom Sarhandi was the third son and vicegerent of his honourable father, Hazrat Mujaddid Alf Sani (R.A). He followed the teachings and guidance of the Holy Prophet (PBUH) in every field of his life. His religious activities, social life, character, habits and every action were according to the Holy Quran and Sunnah. His saying was the interpretation of the Holy Quran and Sunnah and action was their light. He was not a companion of the Holy Prophet (PBUH) but he was an alien of this caravan. He propagated the teachings of Muhammad (PBUH) and guidance of Mujaddid (R.A) in a way that there is still a big influence of it in arab and ajam.

Hazrat Khawaja Muhammad Masoom sarhandi walking on the footsteps of his father like Maktoobat-e- Imam Rabbani,got compiled three volumes of Maktoobat-e Masoomyah,including 652 articles. Twenty one of them are completely written in Arabic language, each of his article is a treasure of Islamic jurisprudence and mysticism as well as an authentic source to identify many important historical personalities. They are not only a treasure of the interpretation and clarification of Maktoobat-e- Mujaddid Alf Sani but also a good source of social development and reformation.

The importance of Maktoobat-e- Masoomyah is understood at every time as they have been translated in different language and penned down or published in every period too. This article clarifies how did Maktoobat-e- Masoomyah make their historical journey and also mentions the languages in which they were translated.

Keywords: Masoom, Sarhandi, Islamic jurisprudence.

دعوت وتبلیغ کے لیے ایک مؤثر ذریعہ مکتوب نگاری کا بھی رہا ہے۔انبیاء کرامؑ نے بھی بنی نوع انسان کی اصلاح کے لیے دیگر ذرائع کے ساتھ اس ذریعہ کو بھی استعمال کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت سلیمانؑ کے اس مکتوب کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے جس میں حضرت سلیمانؑ نے ملکہ بلقیس کو اسلام کی دعوت دی۔

ترجمہ: میرا یہ خط لے جا اور ان کی طرف ڈال دے، پھر ان کے پاس سے ہٹ آ۔پھر دیکھ وہ کیا جواب دیتی ہیں۔کہنے لگی (ملکہ بلقیس) اے درباروالو! میرے پاس ایک خط عزت کا ڈالا گیا ہے۔بے شک وہ خط سلیمانؑ

* لیکچرار، سراج الدولہ گورنمنٹ کالج، کراچی   برقی پتا: faraheem.naqshbandi@gmail.com

تاریخِ موصولہ: ۲۰۱۵/۴/۱۹ء

کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے نام سے شروع جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ میرے مقابلے میں زور نہ کرو اور میرے سامنے مسلمان بن کر آؤ۔ (۱)

حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعوتِ اسلام کے لیے خط و کتابت کے سلسلے کو اختیار کیا اور حکمرانوں و امراء کے نام خطوط ارسال کیے، حدیث و سیرت و تاریخ کی کتابوں میں تین سو کے قریب مکتوباتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ملتا ہے (۲)۔ ان مکتوباتِ نبویؐ میں جو خطوط اب تک اصل حالت میں موجود ہیں، وہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی، روم کے بادشاہ ہرقل، مصر کا سلطان مقوقس، بحرین کے حکمراں منذر بن ساوی، فارس کے بادشاہ کسریٰ اور عمان کے بادشاہ عبد و جیفر کے نام ہیں (۳)۔ حضور خاتم النبیین سید المرسلینؐ کے بعد خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی اپنے مکتوبات کے ذریعے اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے عمال و افسروں کو مذہبی احکام اور مسائل لکھ کر بھیجا کرتے تھے، دارالخلافہ مدینہ منورہ میں مقیم رہتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فوج کی نقل و حرکت کی نگرانی اور اس کے لیے احکامات و ہدایات جاری رکھنے کا جو سلسلہ شروع کیا، (۴) حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اس کو مزید منظم انداز میں ترتیب دیا اور ان پرچہ نویسیوں کی حرکت سے فوج اور مملکت کی ایک ایک بات کی ان کو خبر پہنچ جاتی تھی۔ (۵)

حضرات صحابہ کرامؓ کے بعد ان روایات کے امین خانقاہوں سے وابستہ مشائخ عظام بنے اور اپنے مکتوبات کے ذریعے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ سرانجام دیا مثلاً حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت امام غزالیؒ، حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ حضرت خواجہ محمد سعیدؒ، حضرت خواجہ عبدالاحدؒ، حضرت خواجہ سیف الدین، حضرت خواجہ محمد نقشبندؒ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت مرزا مظہر جان جاناں، حضرت مولانا حاجی دوست محمد قندھاریؒ، حضرت مولانا محمد عثمان دامانیؒ حضرت خواجہ سراج الدینؒ، حضرت سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ اور حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحبؒ کے مکتوبات شریف مشہور و معروف ہیں اس کے علاوہ بھی بے شمار اہل اللہ کے مکتوبات کے مجموعے موجود ہیں مگر بعض انفرادی خوبیوں کی وجہ سے جو مقام مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ اور مکتوبات معصومیہ کو حاصل ہوا اس کا عشرِ عشیر بھی سوائے چند ایک کے دیگر مکتوبات کو حاصل نہ ہوا۔

مکتوبات معصومیہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کی ذات اطہر سے وابستہ ہیں حضرت خواجہ محمد معصومؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فرزند ثالث و جانشین تھے آپؒ کی ولادت ماہ شوال کی گیارہ تاریخ بروز پیر ۱۰۰۷ھ بمطابق ۷ مئی ۱۵۹۹ء کو بستی "ملک حیدر" میں ہوئی (۶) اب یہ بستی، بستی پٹھاناں کے نام سے مشہور ہے جو سرہند سے تین میل کے فاصلے پر ہے (۷) آپؒ نے عمر کے ابتدائی دور میں قرآن مجید حفظ کیا (۸) اور سولہ سال کی عمر میں تمام علوم عقلیہ و نقلیہ سے فراغت

پائی۔ان کتب درسیہ کی تحصیل آپ نے جن علمائے کبار سے کی ان میں سے اکثر کتابیں حضرت مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ) اور مولانا شیخ محمد طاہر لاہوری (م ۱۰۴۰ھ خلیفہ حضرت مجددؒ) سے پڑھیں اور بعض کتب اپنے برادر کبیر خواجہ محمد صادقؒ (م ۱۰۲۰ھ) سے پڑھیں اس کے علاوہ اخوند سجاول سرہندی (مؤلف شرح وقایہ) اور سلطان العلماء ملا بدرالدین سلطان پوری سے بھی تحصیل علم کی (۹) آپؒ نے مدینہ منورہ کے قیام کے موقع پر مولانا سید زین العابدین محدث مدنی سے بھی حدیث کی اجازت حاصل کی (۱۰) حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے گیارہ سال کی عمر میں والد محترم حضرت مجدد الف ثانیؒ سے طریقہ نقشبندیہ کی تحصیل شروع کی (۱۱) ۱۴ سال کی عمر میں آپ نے والد محترم سے تو قطب وقت خویش مِی شوی کی بشارت حاصل کی (۱۲) ۱۶ سال کی عمر میں آپؒ نے ظاہری علوم کی فراغت کے بعد پوری طرح باطنی علوم کے حصول میں متوجہ ہوگئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم سے اپنے والد کے اسرار خاصہ اور معاملات مخصوصہ سے بہرہ مند ہوئے حضرت خواجہ ہاشم کشمیؒ آپؒ کے کمالات بلندی اور درجات عظمٰی کی ترقی کا حال حضرت مجدد الف ثانیؒ کی زبانی سن کر لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ:

محمد معصوم کا یوماً فیوماً ہماری نسبتوں کا اخذ کرنا صاحب شرح وقایہ کی طرح ہے جیسا کہ انھوں نے اس کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ میرے دادا کتاب وقایہ کو ایک ایک سبق کے بمقدار تحریر کرتے گئے اور میں ساتھ ہی ساتھ حفظ کرتا گیا۔ادھر کتاب اختتام کو پہنچی ادھر میرا حفظ مکمل ہوا۔(۱۳)

چنانچہ آپؒ نے والد محترم سے دیگر مقامات کی بشارت حاصل کرنے کے ساتھ قیومیت جیسے بلند مقامات کی بشارت اشیاء بقیومیت تو راضی تر و خوشتر انداز قیومیت من جیسے مبارک الفاظ کے ساتھ حاصل کی (۱۴) والد ماجد کی وفات ۱۰۳۴ھ کے بعد مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور اپنی ساری عمر رشد و ہدایت اور درس و تدریس میں صرف کردی، تفسیر بیضاوی، مشکوٰۃ و ہدایہ، عضدی و تلویح زیادہ تر درس میں رہی (۱۵) اس کے علاوہ صحیح بخاری صحیح مسلم شرح وقایہ اور شرح مواقف کا بھی درس دیتے تھے اور اپنی مجلس میں مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی اور مکتوبات معصومیہ جلد اول کی سماعت بھی فرماتے تھے (۱۶) آپ کا سلسلہ بیعت وارشاد بھی بہت وسیع ہوا۔مغلیہ دور کے بڑے بڑے امراء اور ذی حیثیت اشخاص آپ کے سلسلہ ارادت سے منسلک ہوئے ان میں عالمگیر بادشاہ، مغلیہ شہزادے اور شہزادیاں بھی شامل تھیں (۱۷) آپ نے حرمین شریفین کا سفر کر کے ۱۰۶۸ھ میں حج و زیارت سے مشرف ہوئے اور کچھ مدت تک مدینہ منورہ میں قیام فرما کر ہندوستان روانہ ہوئے (۱۸) آپ کا انتقال ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو بہتر سال کی عمر میں سرہند شریف میں ہوا (۱۹)۔

حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مکتوبات امام ربانی کی طرح مکتوبات معصومیہ کی تین جلدیں مرتب کروائیں۔جس میں مجموئی طور پر ۶۵۲ مکتوبات ہیں ان مکتوبات میں عقائد اسلام، ارکان اسلام، جہاد کے احکام، کلام الٰہی کی فضیلت، اتباع سنت و ردّ بدعت، مسائل شرعیہ و اصطلاحات تصوف، سالکین کے لیے ہدایات، سلسلہ

نقشبندیہ کی فضیلت و اسباق، مقامات نقشبندیہ کی وضاحت جیسے مضامین پر بیش بہا خزانہ موجود ہے وہاں مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے بہت سے دقیق مقامات کی تشریحات کا مجموعہ بھی ہے مختصراً یہ مکتوبات معصومیہ شریعت وطریقت، حقیقت ومعرفت اور حکمت وموعظت کے انگنت حقائق ودقائق اور اسرار ونکات کا ایسا علمی سرمایہ جس سے اسلامی معاشرے کا ہر فرد زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔ وہاں اعلیٰ مراتب رکھنے والی تاریخ ساز شخصیت سے باخبر ہو کر معاشرے کی اصلاح میں اہم کردار بھی ادا کرسکتا ہے۔

۱۔مکتوبات معصومیہ (فارسی) جلد اول:

مکتوبات معصومیہ (جلد اول) کے مرتب کرنے کی سعادت حضرت خواجہ محمد عبید اللہ مروج الشریعہ (م۱۰۸۳ھ) کو حاصل ہوئی، آپؒ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے فرزند ثالث وخلیفہ تھے، آپؒ نے مکتوبات معصومیہ جلد اول کی ترتیب وتدوین کا کام ۱۰۶۳ھ میں مکمل کیا جس کا آغاز ۱۰۳۹ھ میں ہوا تھا، آغاز سن (۱۰۳۹ھ) پر اس کام کا تاریخی نام درّۃ التاج رکھا گیا جبکہ اختتامی سن (۱۰۶۳ھ) پر تاریخی نام جمع کمالات نبوت رکھا گیا۔ پھر نقل در نقل قلمی نسخوں کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ مکتوبات معصومیہ دفتر اول کا اصل فارسی نسخہ غالباً پہلی مرتبہ تقریباً ڈھائی سو سال بعد ۱۳۰۲ھ میں مطبع نظامی کانپور سے طبع ہو کر شائع ہوا اور پھر نایاب ہو گیا (۲۰) اس جلد اول میں ۲۳۹ مکتوبات ہیں۔

۲۔مکتوبات معصومیہ (فارسی) جلد دوم:

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے فرزند پنجم وخلیفہ حضرت خواجہ محمد سیف الدین محی السنۃ (م۱۰۹۶ھ) کے فرمان پر حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلیفہ حضرت مولانا شرف الدین حسین بن میر عماد الدین محمد الحسینی الہروی (م۱۱۰۳ھ) نے مکتوبات معصومیہ جلد دوم مرتب کی اور سن اختتام ۱۰۷۲ھ پر اس کا تاریخی نام وسیلۃ السعادت رکھا گیا۔ اس جلد دوم میں ۱۵۸ مکتوبات ہیں اس کی پہلی اشاعت قلمی نسخوں کے بعد ۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ بمطابق ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء کو ظہور پریس لدھیانہ سے ہوئی۔ (۲۱)

۳۔مکتوبات معصومیہ (فارسی) جلد سوم:

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے خلیفہ حضرت حاجی محمد عاشور (م۱۱۰۷ھ) بن حاجی مرزا محمد بخاریؒ نے حضرت خواجہ محمد نقشبندؒ صاحبزادہ دوم اور خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے ارشاد پر مکتوبات معصومیہ جلد سوم ۱۰۷۳ھ میں جمع کرنا شروع کی مکاتبات قطب زماں سے دفتر سوم کے جمع کی تاریخ نکلتی ہے اور تاریخ تکمیل مکاتبات از قطب زمان سے ظاہر ہوتی ہے جو ۱۰۸۰ھ ہے (۲۲) جلد سوم میں ۲۵۵ مکتوبات ہیں اس کی پہلی اشاعت حضرت مولانا نور احمد امرتسریؒ کے ذریعہ ۱۳۴۰ھ میں مطبع مجدد امرتسر سے ہوئی۔ (۲۳)

اس کے بعد حضرت پروفیسر ڈاکٹر قاری غلام مصطفیٰ خانصاحبؒ (م۲۰۰۵ء) میں ۱۳۹۶ھ بمطابق ۱۹۷۶ء میں

مکتوبات معصومیہ کے تینوں دفتر فارسی میں شائع کیے۔ (۲۴)

چند اختلافی امور کا جائزہ:

(ا) حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے اپنی تصنیف مقامات خیر میں مکتوبات معصومیہ جلد اول کے سن آغاز ۱۰۳۹ھ کا تاریخی نام درۃ التاج کے بجائے اضافی لفظ جاوید کے ساتھ درۃ التاج جاوید لکھا ہے (۲۵) جو مکتوبات معصومیہ جلد اول کے فارسی متن کے دونوں مطبوعہ نسخوں (مطبع نظامی کانپور اور طبع حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحبؒ) کے دیباچے میں لکھے ہوئے درۃ التاج کے برعکس ہے۔ محترم محمد اقبال مجددی اس تاریخی نام درۃ التاج جاوید کے حوالے سے اپنی کتاب مقامات معصومی (مقدمہ) جلد اول میں لکھتے ہیں کہ صاحب مقامات خیر کے پیشِ نظر یقیناً اس مکتوبات معصومیہ جلد اول کا کوئی قدیم خاندانی خطی نسخہ ہوگا۔ اس کے علاوہ محمد اقبال مجددی صاحب یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ درۃ التاج سے جلد اول کا سال ترتیب برآمد نہیں ہوتا ہے۔ (۲۶)

مذکورہ بالا تحریرات پر غور کرنے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مکتوبات معصومیہ جلد اول کا سن اختتام ۱۰۶۳ھ پر تاریخی نام جمع کمالات نبوت ہے تو دوسرا تاریخی نام کسی اور قلمی نسخہ میں درۃ التاج جاوید بھی ہوسکتا ہے لیکن جلد اول کا سن آغاز ۱۰۳۹ھ کا تاریخی نام درۃ التاج ہی سے ظاہر ہوتا ہے محترم پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب نے یہاں پر جلد اول کے سن اختتام پر غور کیا ہے اور درۃ التاج کو غلط ثابت کیا ہے جبکہ اگر وہ سن آغاز پر غور کرتے تو درۃ التاج تاریخی نام کی حیثیت سے صحیح ثابت ہو جاتا۔

۲۔ محترم محمد اقبال مجددی صاحب نے اپنی تالیف مقامات معصومی جلد اول (مقدمہ) میں مکتوبات معصومیہ جلد سوم کی تکمیل کا سن ۱۰۷۳ھ تحریر کرتے ہیں اور اس کی وضاحت میں حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مکتوب ۲۴ جلد دوم کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اس مکتوب میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے حاجی محمد عاشور بخاری کو بسیادت پناہ جامع جلد ثالث حاجی محمد عاشور بخاری۔۔۔ یعنی حاجی محمد عاشور بخاری جامع جلد ثالث کہا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے جلد دوم کی تکمیل ۱۰۷۲ھ سے پہلے ہی جلد سوم پر کافی حد تک کام ہو چکا تھا یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے حاجی صاحب کو مکتوب ۲۴ جلد دوم میں جامع جلد ثالث تحریر کیا ہے اور جلد دوم کی تکمیل ۱۰۷۲ھ کے بعد ۱۰۷۳ھ میں جلد سوم کی تکمیل ہوئی اور تاریخی نام مکاتبات قطب زماں سے سال تکمیل برآمد ہوتا ہے (۲۷)۔ مگر راقم کے نزدیک یہاں بھی چند باتیں قابل غور ہیں۔

ا۔ حاجی محمد عاشور البخاری الحسینی مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے دفتر سوم کے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ مخدوم و مخدوم زادہ ارجمند حضرت خواجہ محمد نقشبند کے حسب اشارہ پر بتاریخ سن یکہزار و ہفتاد وسہ کہ از لفظ مکاتبات قطب زماں ظاہر و ہوید است متصدّی جمع آن گردید (۲۸)۔ یعنی ۱۰۷۳ھ جو کہ

مکاتبات قطب زماں کے لفظ سے ظاہر ونمایاں ہے ان (مکتوبات جلد سوم) کو جمع کرنے کے درپے ہوا۔

۲۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے اپنے خلیفہ اول خواجہ محمد حنیف کابلی کے وصال (۱۰۷۸ھ)(۲۹) پر ان کے صاحبزادوں کے نام جو تعزیتی مکتوب لکھا وہ جلد سوم میں موجود ہے۔(۳۰)

۳۔ صاحب مقامات معصومی لکھتے ہیں کہ:

البتہ دوسری دونوں جلدیں یعنی ثانی وثالث آپ کے آخری عمر مبارک میں مرتب ہوئیں ان کے مرتبین آئے اور پیش کیں جو ترتیب کے بعد نظر انور میں آئیں۔(۳۱)

مذکورہ بالا تحریرات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ محترم محمد اقبال مجددی صاحب نے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے مکتوب ۳۴ جلد دوم میں حاجی محمد عاشور صاحب کو جامع جلد ثالث لکھنے پر، کافی حد تک جلد ثالث پر کام ہونے کا یقین کیا، اور ۱۰۷۳ھ کو اس جلد ثالث کا سن تکمیل اور مکاتبات قطب زمان کو تاریخی نام کی حیثیت سے تسلیم کیا، جبکہ حضرت حاجی محمد عاشور صاحب مکتوبات معصومیہ جلد سوم کے دیباچے میں تحریر کرتے ہیں کہ مخدوم (حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ) اور مخدوم زادہ حضرت خواجہ محمد نقشبندؒ کے اشارہ پر ۱۰۷۳ھ میں جلد سوم کے مکتوبات کو جمع کرنے کا آغاز مکاتبات قطب زمان کے تاریخی نام سے کرتے ہیں پھر خلیفہ اکبر حضرت خواجہ محمد حنیف کابلیؒ کا ۱۰۷۸ھ کو رحلت فرمانے پر حضرت خواجہ محمد معصومؒ کا ان کے بچوں کے نام تعزیت نامہ ارسال کرنا اور اس مکتوب کا جلد سوم میں مکتوب ۱۵۴ صفحہ ۲۰۸ پر پایا جانا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ابھی جلد سوم پر مکتوبات کے جمع کرنے کا کام جاری ہے اور میر صفر احمد معصومی نواسہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہؒ کی آخری عمر مبارک میں جلد ثانی وثالث کے مرتبین آئے اور جلد ثانی وثالث کو ترتیب شدہ آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ اس تحریر سے یہ بھی بات واضح ہو جاتی ہے کہ جلد سوم کو ترتیب شدہ اور جلد دوم جو کہ ۱۰۷۲ھ میں مرتب ہو گئیں تھیں پہلی مرتبہ ترتیب شدہ حالت میں حضرت خواجہؒ کے نظر انور سے گزاری گئیں۔

پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت خواجہؒ نے حضرت حاجی عاشورؒ کو جلد ثالث مرتب کرنے سے پہلے ہی جامع جلد ثالث کا خطاب مکتوب ۳۴ جلد دوم میں کیوں دیا۔ اس کا جواب بخوبی ان باتوں سے سمجھا جا سکتا ہے حضرت خواجہؒ نے شہزادہ عالمگیر کو سلطنت کی بشارت تحریری طور پر حرمین شریفین کے سفر پر روانہ ہونے کے دوران ذی الحجہ ۱۰۶۷ھ کو عنایت فرمائی، صاحب مقامات معصومی لکھتے ہیں:

بشارت سلطنت ہندوستان را حضرت ایشانؒ به عالمگیر مرحمت فرموده بلکه برای اطمینان خاطر ایشان بد ستخط انور نوشته حواله ایشان نمود متوجه سفر حجاز شد ند(۳۲)

یکم ذی قعدہ ۱۰۶۸ھ کو عالمگیر بادشاہ نے اپنی تخت نشینی کا اعلان کیا اسی طرح محمد معظم شاہ بن عالمگیر بادشاہ کو ۴۵ سال پہلے سلطنت کی بشارت دی اور ایسا ہی ہوا چنانچہ صاحب مقامات معصومی لکھتے ہیں:

سلطنت ہندوستان بعد وصال پدر شمانصیب شما خواہد گردید وایں خلعت فاخرہ بہ شما خواہند پوشید امّااستعجال را کار نہ خواہند فرمود فوقع کما قال بعد از چہل و پنج سال ایں بشارت فرخندئہ ایں مقدمہ بہ حصول انجا میدہ تا امبروزدر اولاد آں بادشاہ مبشربایں مسند زیب بخش است ہرچند کہ مخالفان خلاف آں خواستندوقوع نہ پیوست(۳۳)

اسی طرح حضرت خواجہؒ نے اپنے خاص مرید حامد کو اپنے ساتھ سفرحج کی تیاری میں مستعد پایا تو اُسے حاجی کے بجائے حافظ بننے کی بشارت دی سفرحج سے کچھ دن پہلے شدید بیمار ہوئے اور حضرت خواجہ حج پر جانے کے بعد صحت یاب ہوئے تو حفظ کرنا شروع کیا اور حضرت خواجہؒ کی واپسی پر حفظ مکمل کیا(۳۴) یقیناً اسی طرح حضرت خواجہؒ نے حضرت حاجی عاشورؒ کو چند سال پہلے ہی جامع جلد ثالث ہونے کی بشارت دی حاجی صاحبؒ اس اشارہ پر اپنی عاجزی وانکساری کی وجہ سے عمل پیرا نہ ہوسکے اور بعد میں ۱۰۷۳ھ میں مخدوم زادہ حضرت خواجہ محمد نقشبند کے توجہ دلانے پر اس اشارے پر عمل پیرا ہوئے اور اس کا تذکرہ مکتوبات معصومیہ جلد سوم کے دیباچے میں بھی فرمادیا اور یوں حضرتؒ کی یہ بشارت بھی دیگر بشارتوں کی طرح پایہ تکمیل کو پہنچی۔

عربی زبان میں مکتوبات معصومیہ:

حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے تمام مکتوبات میں فارسی زبان کے علاوہ دینی و دنیاوی مسائل کو قرآن وحدیث سے حل کرنے کے لیے عربی زبان کا استعمال بہت خوب ہی ہوا ہے مگر حضرت خواجہؒ کے فارسی مکتوبات میں سے ۲۱ خطوط ایسے ہیں جو مکمل خطوط فصیح عربی زبان میں لکھے گئے ہیں اور یہ جن علماء ومشائخ کے نام ارسال کیے گئے ان کے نام یہ ہیں:

سیّد زین العابدین محدث مکی، شیخ عمرالحضرمی (یمنی) محمد بن محمد طیب المجاہد العامری التھامی، شیخ حسین خلوتی رومی مدنی، پیرزادہ خواجہ محمد عبیداللہ، شیخ آدم ٹھٹوی، میر محمد نعمان، شیخ عبداللطیف لشکرخانی، شیخ مصطفیٰ، شیخ بدرالدین، خواجہ ترمذی، شیخ محمد علیم جلال آبادی، مولانا محمد حنیف، مولانا حسن علی، مرزا عبیداللہ، باجبہ پشاور (خواجہ محمد صدیق، مولانا حسن علی اور ملّا نعمت اللہ) اس کے علاوہ حضرت خواجہؒ نے شیخ بدرالدین کے نام اپنے عربی مکتوب ۷۸ دفتر دوم میں لکھا ہے کہ:

و بعد تسوید ھذہ الرقیمہ خطر با لبال ان اعراب مکتوب ما ھجیو وا ضیف الیہ فواید اخری وا جعلہ متتمھا لھا لان المکتوب با للسان الفارسی و العرب بمعزل عن فھمہ قلما ینتفعو ن لغیر العربی و لما طلبت المکتوب و جدتہ عر بیا عرّ بہ بعض الاصحاب فکفو نا

مئو نة تعريبه... (۳۵)

اس مکتوب میں حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ میں ماہ جیو کے نام والے فارسی مکتوب ۱۱۳ دفتر دوم کو اہل عرب کے لیے عربی زبان میں ترجمہ کردو اور اس میں دوسرے فوائد کا اضافہ کروں اور جب میں نے اسے تلاش کیا تو میں نے اس کو عربی میں پایا جس کو کسی دوست نے عربی میں ترجمہ کر کے ہمیں اس محنت سے بے نیاز کر دیا۔ اس طرح شیخ مراد شامیؒ (خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ) نے حضرت خواجہؒ کے کئی فارسی مکتوبات کا عربی میں ترجمہ کیا ہے ان میں مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے بھی مکتوبات شامل تھے تاکہ شام کے فارسی زبان سے ناواقف لوگ بھی معرفت کے اس عظیم علمی سرمایہ سے محروم نہ رہیں۔ (۳۶)

ترکی زبان میں مکتوبات معصومیہ:

شیخ قل احمد ترک جن کا پورا نام شیخ احمد بن خلیل معروف بہ یکدست حنفی نقشبندی جوریانی ہے (صرف اُن کا ایک ہاتھ ہونے کی وجہ سے یکدست مشہور ہوئے)، شیخ مراد بن علی البخاری شامی کے ہمراہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی خدمت میں حاضر ہو کر کسب سلوک کیا اور پھر حضرت خواجہ کے ارشاد کے طابق مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار کی اور بے شمار بندگان خدا کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ اور مکہ مکرمہ میں ہی (۱۱۱۹ھ/ ۱۷۰۸ء) وصال ہوا۔ (۳۷) آپؒ (شیخ احمد یکدستؒ) کے ترک خلفاء میں ایک بزرگ شیخ محمد امین تو قادیؒ بھی تھے اور اُن کے خلیفہ معروف خطاط و مؤلف کتب شہر مستقیم زادہ سعدالدین سلیمان تھے مستقیم زادہ نے مکتوبات معصومیہ کا ترکی زبان میں ۶۵۔۱۱۶۴ھ/ ۵۲۔۱۷۵۱ء کو ترجمہ کیا، اس کے علاوہ تحفۃ الخطاطین اور رسلسلہ نقشبندیہ پر کئی اہم کتابیں تصنیف کیں جن کا مفصل تعارف مقدمہ تحفۃ الخطاطین میں کیا گیا ہے۔ ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء میں مکتوبات معصومیہ (ترکی) کی تین جلدوں کو مکتوبات قدسیہ کے نام سے استنبول سے شائع کیا گیا۔ مؤلف انوار القدسیہ کے پیش نظر بھی اس ترجمے کی تینوں جلدیں تھیں۔ (۳۸)

مغربی دنیا میں مجددی سلسلے کے اثرات:

جس طرح حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ (متوفی ۱۰۷۹ھ) کے خلفاء میں شیخ مراد شامی (متوفی ۲۵۔۱۱۲۴ھ/ یا ۱۱۳۲ء) اور شیخ احمد یکدست (متوفی ۱۱۱۹ھ) کے ذریعے حرمین شریفین، شام، عراق، روم وغیرہ میں سلسلہ نقشبندیہ کو فروغ حاصل ہوا۔ اسی طرح مجددی و معصومی سلسلے کی ایک اور کڑی حضرت شاہ غلام علی مجددی دھلویؒ (متوفی ۱۲۴۰ھ کے ممتاز خلیفہ حضرت مولانا ضیاء الدین خالد کردئی (متوفی ۱۲۴۲ھ) کے ذریعے شام، عراق، ترکی، روم اور مصر وغیرہ میں نقشبندیہ مجددیہ کے فیوض و برکات کا سلسلہ اس قدر پھیلا کہ لوگ اس سلسلے کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بجائے سلسلہ خالدیہ کہنے لگے، اس سلسلے میں خود حضرت شاہ غلام علی مجددی دھلویؒ نے یوں فرمایا ہے:

دور دراز مما لک تک ہمارا فیض پہنچ گیا ہے مکہ معظّمہ میں ہمارا حلقہ ہوتا ہے اور مدینہ منورہ میں ہمارا حلقہ ہوتا ہے اور اسی

طرح بغداد، روم اور مغرب (مغربی مما لک) میں ہمارا حلقہ ہوتا ہے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بخارا تو ہمارا آبائی گھر ہے۔"(۳۹)

اس مذکورہ بالا حوالہ کی تصدیق حضرت مولانا خالد رومی کردیؒ کی اس بات سے ہوتی ہے جو انھوں نے شاہ ابوسعید مجددی دھلویؒ (متوفی ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء) جانشین حضرت شاہ غلام علی مجددی دھلویؒ کو لکھتے ہوئے فرمایا کہ:

"غریب و مہجور خالد کردئی شہروزی عرض کرتا ہے کہ یک قلم تمام مملکت روم و عربستان و دیار حجاز و عراق اور عجم کے بعض ملک اور سارا کردستان طریقہ عالیہ مجددیہ کے جذبات و تاثرات سے سرشار ہے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی کا ذکر اور اُن کے محامد رات دن محفلوں اور مجلسوں اور مسجدوں اور مدرسوں میں ادنیٰ اور اعلیٰ کے اس طرح زبان زد ہیں کہ کبھی کسی قرن اور کسی اقلیم میں گمان نہیں کہ گویا زمانہ نے اس زمزمہ نظیر سنی یا دیکھی ہو اور گردش کرنے والے آسمان نے ایسی رغبت اور ایسا اجتماع دیکھا ہو۔"(۴۰)

پھر اسی سلسلے کہ ایک بزرگ خلیفہ حسین حلمی ایشق (متوفی ۲۰۰۱ء) ہیں (جو خلیفہ سید عبدالحکیم آرداسیؒ (متوفی ۱۳۶۲ھ) کے ہیں اور وہ خلیفہ سید فہیم آرداسیؒ کے ہیں اور وہ خلیفہ سید طٰہٰ حکاریؒ کے ہیں اور وہ خلیفہ مولانا ضیاء الدین خالد کردیؒ کے ہیں) خلیفہ حسین حلمی ایشق کو عربی، فارسی، انگریزی، جرمنی اور فرانسیسی زبانوں پر دسترس حاصل تھی تصوف و فقہ پر دوسرے علماء کی عربی اور فارسی میں لکھی ہوئی دوسو سے زائد کتابیں شائع کیں اسی طرح مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ (فارسی) اور مکتوبات معصومیہ (فارسی) اور ادارہ مجددیہ کراچی کی اردو میں شائع شدہ دیگر نقشبندی سلسلے کی کتابیں انقرہ سے دوبارہ شائع کروائیں اور ہزاروں کی تعداد میں یہ کتابیں عالم اسلام میں مفت تقسیم کیں اسی سلسلے میں آپ نے ایران، پاکستان اور ہندوستان کا سفر بھی کیا۔ آپؒ کی تصنیفات میں سے منتخبات از مکتوبات معصومیہ استنبول ترکی سے ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔(۴۱)

اردو زبان میں مکتوبات معصومیہ:

حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ صاحبؒ نے پہلی مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کے شائع شدہ فارسی مکتوبات معصومیہ کی تینوں جلدوں کا اردو ترجمہ کیا جو ۱۳۹۸ھ، ۱۳۹۹ھ اور ۱۴۰۰ھ میں ادارۂ مجددیہ ناظم آباد نمبر۳ کراچی سے شائع ہوا(۴۲) حضرت مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی امروہی نے سب سے پہلے مکتوبات معصومیہ کا ترجمہ و تلخیص کا یہ سلسلہ مولانا محمد منظور نعمانیؒ کے رسالہ ماہنامہ الفرقان میں قسط وار شروع کیا پھر ۲۴ مئی ۱۹۶۰ء کو اسی نام سے یہ کتابی شکل میں مرتب ہوا۔ دارالفکر، گوجرانوالہ پاکستان سے شائع ہوا(۴۳)۔ مارچ ۲۰۱۴ء میں راقم کو اپنا مقالہ بعنوان مکتوبات معصومیہ اور اصلاح معاشرہ لکھنے کی سعادت عظمیٰ حاصل ہوئی اس مقالے میں جہاں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے مکتوبات میں موجود بنیادی اسلامی تعلیمات کا حتی الامکان احاطہ کیا گیا ہے جن میں عقائد اسلام، ارکان

اسلام،طریقت ومعرفت اور معاشرے کی اصلاح کے لیے بنیادی اخلاقی تعلیمات کے کثیر نکات بھی شامل ہیں جو عامۃ المسلمین کے دینی و دنیاوی مسائل کے حل کا بیش بہا ذخیرہ ہے وہاں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ، ان کے آباو اجداد، سلسلہ طریقت کے بزرگوں ،قرابت داروں اور خلفاو تلامذہ کے زندگیوں کے بارے میں مختصر تاریخ بھی ہے اور ساتھ ہی جہاں حضرت خواجہؒ کی تصنیفات وملفوظات کا ذکر خیر ملتا ہے وہاں اسی مقالے میں امرائے مغلیہ اور حکمرانوں کی سیاسی و معاشرتی تاریخ کا بھی پتا چلتا ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی مکتوبات معصومیہ (فارسی) دفتر اول دوم سوم کے علاوہ دیگر تصنیفات میں اذکار معصومیہ، رسالہ در اذکار یومی دلیلی، رسالہ در اصطلاحات نقشبندیہ رسالہ در آداب صوفیہ، بیاض حضرت خواجہ محمد معصوم، مکاشفات غیبیہ اور حسنات الحرین وغیرہ شامل ہیں۔ان میں بعض موجود ہیں اور بعض تصنیفات کا ذکر مکتوبات معصومیہ کے ہی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

مراجع وحواشی

(۱) القرآن سورۃ النمل آیت ۲۸ تا ۳۱ (ترجمہ: شیخ الھند مولانا محمود الحسنؒ)

(۲) رضوی ،مولانا سید محبوب (مکتوبات نبوی ص ۲۵۲) ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور ۱۹۷۵ء/۱۳۹۵ھ

(۳) فضل الرحمٰن ،سید (خطوط ہادی اعظم ص ۱۰) زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی جولائی ۱۹۹۵ء/صفر ۱۴۱۶ھ

(۴) حافظ عبدالرحمٰن، ڈاکٹر (صدیق اکبرؓ ص ۳۴۸) طاہر سنز اردو بازار کراچی جولائی ۱۹۸۵ء

(۵) نعمانی، علامہ شبلی (الفاروق ص ۲۴۰) مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور مئی ۲۰۰۵ء

(۶) شاہ، مولانا سید زوّار حسین (انوار معصومیہ ص ۱۹) ادارہ مجددیہ ناظم آباد ۳ کراچی ۳۰ ستمبر ۱۹۸۵ء/محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

(۷) مجددی، پروفیسر محمد اقبال، (مقامات معصومی جلد چہارم تعلیقات وتوضیحات ص ۶۴، ۶۵) ضیا القرآن پبلی کیشنز، لاہور کراچی ۲۰۰۴ء

(۸) فراہیم محمد (مکتوبات معصومیہ اور اصلاح معاشرہ ص ۲۹) شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی مارچ ۲۰۱۴ء

(۹) لکھنوی، علامہ عبدالحیؒ (نزھۃ الخواطرج ۵ ص ۴۴۰) طیب اکادمی بیرون بوھڑ گیٹ ملتان ت۔ن شاہ، مولانا سید زوّار حسین (انوار معصومیہ ص ۲۴) ادارہ مجددیہ ناظم آباد ۳۔کراچی ۳۰ ستمبر ۱۹۸۵ء/محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

(۱۰) معصومی، میر صفر احمد (مقامات معصومی جلد دوم ص ۲۹، ۳۰) ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی پاکستان اکتوبر ۲۰۰۴ء

(۱۱) سرہندی، علامہ بدرالدین (حضرات القدس دفتر دوم ص ۲۸۲) مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ شعبان ۱۴۰۷ھ

(۱۲) سرہندی، حضرت خواجہ محمد معصومؒ [مکتوبات معصومیہ (فارسی) دفتر اول مکتوب ۸۶ ص ۲۲۴] محترم لالہ اسرار احمد خان ۳۷۰ گارڈن ویسٹ کراچی ت۔ن

(۱۳) کشمی، علامہ محمد ہاشم، (زبدۃ المقامات ص ۴۳۱) مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ شعبان ۱۴۰۷ھ

(۱۴) سرہندی، حضرت خواجہ محمد معصوم [مکتوبات معصومیہ دفتر اول (فارسی) مکتوب ۸۶ ص ۲۲۳، ۲۲۴]

(۱۵) ندوی، مولانا سیّد ابوالحسن علی، (تاریخ دعوت وعزیمت حصّہ چہارم ص ۳۵۷) مجلس نشریات اسلام ۱۔کے ۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد

کراچی ۱۹۸۰ء
(۱۶) معصومی، میر صفر احمد، [مقامات معصومی (فارسی) جلد سوم ص ۱۳۷ تا ۱۳۹] ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی اکتوبر ۲۰۰۴ء مجددی، محمد اقبال [مقامات معصومی (اردو ترجمہ) جلد دوم ص ۱۷۱ تا ۱۷۴]
(۱۷) سرہندی، خواجہ محمد احسان مجددی [روضۃ القیومیہ (قیوم ثانی) ص ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۰۶] مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ۲۰۰۲ء
(۱۸) شاہ، مولانا سید زوّار حسین، انوار معصومیہ سفرنامہ حرمین شریفین ص ۶۷، ادارہ مجددیہ ناظم آباد ۳ کراچی ۳۰ ستمبر ۱۹۸۵ء/محرم الحرام ۱۴۰۶ھ
(۱۹) مجددی، پروفیسر محمد اقبال [مقامات معصومی جلد دوم (اردو ترجمہ) ص ۳۲۱] ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی پاکستان اکتوبر ۲۰۰۴ء
(۲۰) شاہ صاحب، مولانا سید زوّار حسین، [مکتوبات معصومیہ دفتر اول (اردو ترجمہ) مقدمہ۔ص ۱۸] ادارۂ مجددیہ ناظم آباد نمبر ۳ کراچی ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء
(۲۱) فاروقی، شاہ ابوالحسن زید (مقامات خیر ص ۶۸) شاہ ابوالخیر اکاڈمی درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر شاہ ابوالخیر مارگ ترکمان گیٹ، دہلی ۶، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء
(۲۲) شاہ صاحب، مولانا سیّد زوّار حسین، [مقدمہ مکتوبات معصومیہ دفتر سوم (اردو ترجمہ) ص ۱۹، ۲۰، ۲۴] ادارۂ مجددیہ ناظم آباد نمبر ۳ کراچی ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء
(۲۳) شاہ، مولانا سید زوّار حسین، انوار معصومیہ ص ۱۲۵، ۱۲۶، ادارہ مجددیہ ناظم آباد ۳ کراچی ۳۰ ستمبر ۱۹۸۵ء/محرم الحرام ۱۴۰۶ھ
مجددی، محمد اقبال، [مقامات معصومی جلد اول (مقدمہ) ص ۲۵۱] ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔کراچی اکتوبر ۲۰۰۴ء
(۲۴) شاہ، مولانا سید زوّار حسین، مکتوبات معصومیہ جلد اول (اردو ترجمہ) مقدمہ ص ۱۸، ادارۂ مجددیہ ناظم آباد نمبر ۳، کراچی ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء
(۲۵) فاروقی، شاہ ابوالحسن زید، مقامات خیر ص ۶۸، شاہ ابوالخیر اکاڈمی درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر شاہ ابوالخیر مارگ ترکمان گیٹ، دہلی ۶، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء
(۲۶) مجددی، پروفیسر محمد اقبال، مقامات معصومی (مقدمہ) جلد اول ص ۲۴۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔کراچی اکتوبر ۲۰۰۴ء
(۲۷) مجددی، پروفیسر محمد اقبال، مقامات معصومی (مقدمہ) جلد اول ص ۲۵۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔کراچی اکتوبر ۲۰۰۴ء
(۲۸) سرہندی، حضرت خواجہ محمد معصوم [مکتوبات معصومیہ (فارسی) دفتر سوم ص ۵] سول اینڈ ملٹری پریس لمیٹڈ کراچی ت۔ن
(۲۹) مقامات معصومی جلد دوم (اردو ترجمہ) ص ۵۶۰، جلد سوم (فارسی) ص ۴۳۱، روضۃ القیومیہ (قیوم ثانی) ص ۳۵۷
(۳۰) سرہندی، حضرت خواجہ محمد معصوم، مکتوبات معصومیہ (فارسی) دفتر سوم مکتوب ۱۵۴ ص ۲۰۸، محترم لالہ اسرار احمد خان ۳۷۰ گارڈن ویسٹ کراچی ت۔ن
(۳۱) معصومی، میر صفر احمد، مقامات معصومی (فارسی) جلد سوم ص ۱۳۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی اکتوبر ۲۰۰۴ء مجددی، محمد اقبال اور مقامات معصومی (اردو ترجمہ) جلد دوم ص ۱۷۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی اکتوبر ۲۰۰۴ء مجددی، محمد اقبال
(۳۲) معصومی، میر صفر احمد، مقامات معصومی (فارسی) جلد سوم ص ۲۰۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی اکتوبر ۲۰۰۴ء مجددی، محمد اقبال
(۳۳) معصومی، میر صفر احمد، مقامات معصومی (فارسی) جلد سوم ص ۲۱۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی اکتوبر ۲۰۰۴ء مجددی، محمد اقبال
(۳۴) سرہندی، خواجہ محمد احسان مجددی، روضۃ القیومیہ (قیوم ثانی) ص ۲۴۹، ۲۵۰، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ۲۰۰۲ء
(۳۵) سرہندی، حضرت خواجہ محمد معصوم مکتوبات معصومیہ (فارسی) دفتر دوم مکتوب ۸۷ ص ۱۲۶، محترم لالہ اسرار احمد خان ۳۷۰ گارڈن ویسٹ کراچی ت۔ن
(۳۶) پیرزادہ، ڈاکٹر محمد فراہیم، مکتوبات معصومیہ اور اصلاح معاشرہ ص ۴۳۲، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی مارچ ۲۰۱۴ء

(۳۷) مقامات معصومی جلد دوم ص ۶۴۷، مقامات معصومی جلد چہارم (تعلیقات وتوضیحات)، ص ۴۴۹ تا ۴۵۱

(۳۸) مجددی، پروفیسر محمد اقبال، مقامات معصومی جلد اول مقدمہ، ص ۲۵۲

(۳۹) غلام محی الدین قصوری، شیخ: ملفوظات شریفہ، ص ۱۶۲ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء، جہان امام ربانی (اقلیم چہارم)، ص ۵۹۹، امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی ۲۰۰۵ء

(۴۰) نور بخش توکلی، مولانا: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، جہان امام ربانی (اقلیم چہارم)، ص ۶۰۰، امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی ۲۰۰۵ء

(۴۱) خان، ڈاکٹر آفتاب احمد، خاندان نقشبندیہ کی علمی خدمات، ص ۳۳۱، ۳۳۲، المصطفیٰ اکادمی ۱۹۸۸ء حیدرآباد سندھ

(۴۲) شاہ، مولانا سید زوّار حسین، انوار معصومیہ ص ۱۲۶، ادارہ مجددیہ ناظم آباد ۳ کراچی ۳۰ ستمبر ۱۹۸۵ء/ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

(۴۳) امروہی، مولانا نسیم احمد، (مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ تلخیص وترجمہ ص ۱۶، ۱۷) دارالفکر گوجرانوالہ پاکستان ۱۹۴۰ء